اداریہ

جامعات کے تحقیقی مجلوں میں مشترکہ مقالہ نگاری کا منفی رویہ

پاکستان میں تحقیق اور بالخصوص جامعات میں تحقیقی مطالعات کو جن متعدد مسائل کا سامنا ہے اُن میں شریک مقالہ نگاری (Co- Authorship) کو بھی ایک مسئلے کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔اس مسئلے نے ایک تو شریک محققین کی نااہلی، جاہ و منصب کی لالچ، اور شہرت پسندی نے حالیہ ایک دو دہائیوں میں خود کو نمایاں کیا ہے اور اس طرح جامعات میں بد دیانتی اور نااہلی کو فروغ بھی ملا ہے!

متعلقہ قوانین یا ضوابط کی عدم موجودگی میں، کہ اگر یہ موجود بھی ہوں لیکن ان کی سرکاری سطح پر عدمِ تشہیر نے نااہل اور بد دیانت عناصر کو کھل کھیلنے کا سنہرا موقع فراہم کر دیا ہے۔ ایسے نام نہاد مقالہ نگاروں کی بھرمار کے سبب، جو اصل مقالہ نگار کے مطالعات میں بطور شریک مقالہ نگار نہ صرف اپنا نام شامل کرنے میں کامیاب ہیں بل کہ کبھی کبھی اصل مقالہ نگار فہرست کے اندراج میں نیچے یا ثانوی حیثیت میں نظر آتا ہے اور یہ نام نہاد مقالہ نگار مقالے یا مطالعے و تحقیق کے سارے مادی فوائد حاصل کرتے نظر آتے ہیں! جب کہ اکثر بل کہ ہمیشہ ہی تحقیقات کے عمل میں ان کی کوشش صفر بھی نہیں ہوتی۔ ان نام نہاد مقالہ نگاروں میں بالعموم سینئر اساتذہ، عہدے دار اور مقالے کے نگران شامل ہوتے ہیں، جو اپنی زیر سرپرستی مقالہ نگاروں کی اخلاقی مجبوریوں سے خوب فائدہ اٹھانے کی پوری پوری اہلیت رکھتے ہیں اور اپنی نااہلی کے باوجود مطلوبہ فوائد حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اگر اپنے اطراف دیکھا جائے تو اکثر شریک مقالہ نگاروں کا کردار اور طرزِ عمل اس سے مختلف نہ ہوگا۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان (ایچ ای سی) نے اس ضمن میں جو ہدایات جاری کی ہیں وہ اس درجے ناکافی اور سرسری ہیں کہ کسی بھی جعل ساز کو روکنے کے لیے موثر نہیں۔ ایچ ای سی کے پاس ایسا بھی کوئی نظام نہیں جو اپنے دائرۂ اختیار کے کسی بھی مجلے کا مواخذہ کرے اور مجلے کے عدمِ معیار یا اصولی بے قاعدگیوں پر سرزنش کرے اور ساتھ ہی مدیر کو پابند کرے کہ اگر مجلے میں کوئی مقالہ یا مقالات مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہیں تو وہ شریک مقالہ نگاروں کے باہمی اشتراک کے عمل کو بھی جانچے اور پرکھے اور ضروری فیصلہ کرے۔ چناں چہ مجلات کے مدیران کے لیے ضروری ہے کہ شریک مقالہ نگاروں کے بارے میں شفاف اور قطعی غیر جانب دارانہ حکمتِ عملی اختیار کریں اور ممکنہ طور پر یہ بھی فیصلہ کریں کہ کس شریک مقالہ نگار کی کوشش زیادہ مستحسن ہے۔

اس ضمن میں ذیل میں کچھ سفارشات دی جا رہی ہیں تاکہ شریک مقالہ نگاروں کے ممکنہ منفی عمل کو روکا جاسکے اور آئندہ کے لیے اس طرح کے منفی عمل کا تدارک ہو سکے:

- شریک مقالہ نگاروں کی جانب سے ایک حلف نامے کا اہتمام ہو کہ اس مقالے کی تصنیف میں اس کا کتنا اور کیا حصہ ہے؟ یا اس کی شراکت کی نوعیت کیا ہے؟
- اسی مناسبت سے بلالحاظِ منصب مقالہ نگاروں کے ناموں کی ترتیبِ اندراج ہونی چاہیے؛
- جعل سازی یا دروغ گوئی کے مرتکب شریک مقالہ نگار کے خلاف تفتیش کے بعد کارروائی عمل میں لائی جانی چاہیے تاکہ عبرت ہو؛
- مدیران کے لیے لازم کیا جانا چاہیے کہ ہر شریک مقالہ نگار کے کام کی واقعی نوعیت ظاہر کی جائے۔

اس عمل و اہتمام سے یہ کچھ یقینی ہو سکتا ہے کہ شریک مقالہ نگاری کی روایت میں جو جعل سازی اور مفاد پرستی عام ہو رہی ہے، وہ رک جائے اور تحقیق کا صلہ حقیقی مقالہ نگار ہی کو پہنچ سکے کہ یہی دیانت داری کا تقاضا بھی ہے۔

مجلسِ ادارت